ازبکستان : اقتصادی صورتِ حال جوں کی توں ہے

قازقستان میں متعیّن ازبک سفیر ناصر یعقوب نے کہا ہے کہ اُن کی حکومت نے آزاد منڈی کی معیشت کی جانب جو پیش رفت شروع کی ہے، اِس سلسلہ میں ۱۹۹۴ء کے دوران معاشی شعبے کا تقریباً ۶۷ فیصد حصّہ نجی ملکیّت میں دے دیا گیا ہے۔ یوں ملک میں بجلی اور توانائی کا شعبہ، نیز اشیائے خوراک بنانے والی اور دیگر چھوٹی صنعتیں نہایت تیزی سے ترقی کر رہی ہیں، اور معاشی طور پر خود مختار حیثیّت حاصل کرتی جا رہی ہیں۔ آزاد ممالک کی دولتِ مشترکہ کی دوسری ریاستوں کے مقابلے میں، ازبکستان کی معیشت نسبتاً مضبوط خطوط پر استوار ہو چکی ہے اور بیرونی سرمایہ کاری کے لیے صورتِ حال بڑی حد تک سازگار ہے۔

قازقستان سکایا پراودا کو ایک انٹرویو (۴ اپریل ۱۹۹۵ء) دیتے ہوئے اُنہوں نے کہا کہ ازبک حکومت کی پالیسی یہ ہے کہ بھاری صنعتوں کو فوری طور پر نجی ملکیّت میں نہ دیا جائے البتہ چھوٹی صنعتوں کو ترجیحی بنیادوں پر نجی شعبہ کے حوالے کر دیا جائے۔ ازبک سفیر نے کہا کہ کوریا کی ڈائیوو [Daewoo] کمپنی اور جرمنی کی مرسیڈیز بینز کمپنی جیسی بڑی بین الاقوامی کمپنیاں ملک میں سرمایہ کاری کے لیے پہنچ چکی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ازبکستان دوسرے ممالک سے ٹیکنالوجی اور پیشہ ورانہ ماہرین کی خدمات تو حاصل کرتا ہے لیکن حکومت غیر ملکی سرمایہ کاروں کو کسی بھی نوعیت کی جائیداد فروخت نہیں کرتی ہے۔ اِس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ ازبکستان میں حکومت کی نوعیت کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ یہ بات درست نہیں ہے کہ اُن کے ملک میں مطلق العنانیّت نافذ ہے۔ اُنہوں نے دعویٰ کیا کہ ازبکستان میں کثیر جماعتی نظام رائج ہے۔

ازبک سفیر کے اس موقف سے حزبِ مخالف کی سیاسی جماعتوں کے رہنما متّفق نہیں ہیں۔ ازبکستان کی حزبِ مخالف کی ایک پارٹی "ارک" کے رہنما محمد صالح کا کہنا ہے کہ ملک میں آزادی کی قیمت پر مطلق العنانیّت قائم کر لی گئی ہے جس کے نتیجہ میں ازبکستان کے لاتعداد شہری CIS کے دوسرے ممالک کی طرف فرار ہو چکے ہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ ازبکستان میں کریموف حکومت نے سٹالن دور کو پھر سے زندہ کر دیا ہے اور خفیہ طریقوں سے اغواء، بے بنیاد الزامات کے تحت گرفتاری، رات کے وقت گھروں پر چھاپے اور ایسے عدالتی مقدمات جن میں مدعا علیہ کو وکیل کی مدد حاصل کرنے کا بھی

حق نہیں دیا جاتا، اب ازبکستان میں عام معمول بن چکے ہیں۔ محمد صالح کے مطابق حکومتی جبر کا نشانہ صرف حزبِ اختلاف کی سیاسی جماعتیں ہی نہیں ہیں۔ بلکہ سماجی تنظیموں سے بھی اُن کی آزادی کا حق چھین لیا گیا ہے، اور اُن پر کڑی نگرانی رکھی جارہی ہے۔ ازبک حکومت کے کئی مخالفین میں حکومت کے افسران، صحافی، اساتذہ اور طلبہ بھی شامل ہیں۔ ملک میں اگر کسی کو تکریم اور عزت و شرف حاصل ہے تو وہ صرف اور صرف ملیشیا اور حکمران طبقہ ہے۔

خبر رساں ایجنسی انٹر فیکس کے مطابق صدر کریموف کی برسر اقتدار "ڈیموکریٹک پارٹی" ایک ایسے بل پر کام کر رہی ہے جس کے ذریعہ ملک میں سیاسی جماعتوں کی سرگرمیوں کو قواعد و ضوابط کا پابند بنایا جائے گا۔ خدشہ یہ ہے کہ اِس بل کے ذریعہ مذہبی یا قومی بنیادوں پر کام کرنے والی سیاسی جماعتوں کو یکسر خلاف قانون قرار دے دیا جائے گا۔ اپوزیشن رہنما محمد صالح کا کہنا ہے کہ حکومتی سطح پر ازبکستان کی معاشی ترقی کا جو ڈھنڈورا پیٹا جارہا ہے وہ سراسر مبالغہ آرائی پر مبنی ہے۔ ازبکستان اِس سے کئی گنا زیادہ ترقی کر سکتا تھا۔

"ارک پارٹی کے رہنما کہتے ہیں کہ ان کے خیال میں ملک میں یک جماعتی نظام کی وجہ سے بیرونی سرمایہ کار سرمایہ کاری سے کترا رہے ہیں۔ کسی بھی کمپنی یا ملک سے سرمایہ کاری سے متعلق کوئی معاہدہ کرنے سے پہلے بہت بڑی قیمت ادا کرنی پڑتی ہے۔ مثال کے طور پر فرانس کے ساتھ ایک تجارتی معاہدہ پر دستخط کرنے سے قبل ازبکستان کو اوّل الذکر ملک کے ایک بنک میں ۳۰ ٹن سونا جمع کروانا پڑا تھا۔ برطانیہ اور دوسرے ممالک کے ساتھ معاہدوں کے سلسلے میں بھی یہی صورتِ حال درپیش ہے۔

محمد صالح نے صدر کریموف پر الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ وہ حزبِ اختلاف کو کچلنے کے لیے تاجک بحران کو محض بہانے کے طور پر استعمال کر رہے ہیں۔ یوں تاجکستان میں جاری جنگ صدر کے لیے ایک "نعمت" سے کم نہیں ہے۔ کیونکہ وہ اپنا سارا زور بیان اِس بات پر صرف کر رہے ہیں کہ وہ وسط ایشیا کو بنیاد پرستی سے محفوظ رکھنے کے لیے اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔ دوسری طرف اس "مہنگی جنگ" کے شعلوں کو روس برابر بھڑکائے جارہا ہے۔ ازبکستان کا کردار وسط ایشیا میں بڑا مرکزی نوعیّت کا ہے۔ یہ اپنی جغرافیائی اہمیّت اور آبادی کی کثرت کی بدولت خطے میں ہر فیصلے پر اثر انداز ہونے کی صلاحیّت رکھتا ہے۔

اپوزیشن رہنما محمد صالح نے انکشاف کیا کہ کریموف کی خفیہ پولیس کو یہ اختیار بھی حاصل ہے کہ وہ دوسری ریاستوں میں گھس کر اُن کے مخالفین کو گرفتار کر کے لائے۔ بیرون ممالک کا دورہ کرنے والے ازبک سرکاری افسران اور دانشور حضرات اپنی گفتگو کے دوران از حد احتیاط برتتے ہیں۔ جس کی وجہ اُن میں پایا جانے والا یہ خوف ہے کہ ملک واپسی پر اُنہیں غیر محتاط انداز گفتگو کی بنا پر حکومتی جبر کے

شکنجے میں کسا جا سکتا ہے۔ کئی افراد فرضی ناموں سے انٹرویو دیتے ہیں۔ کچھ لوگوں کا دعویٰ ہے کہ ازبکستان میں اسلامی اداروں، مساجد اور نجی اسلامی مدارس کی تعمیر نیز اسلامی دنیا کے دانشوروں کے دوروں کو اس خدشہ کی بنیاد پر محدود رکھنے کی پالیسی اختیار کی گئی ہے کہ کہیں اس کے نتیجہ میں یہاں بنیاد پرست اسلام سر نہ اٹھا لے۔ تاہم ملک کے بعض حصّوں میں حکام کی پالیسی اِس ضمن میں بڑی محتاط اور ممکنہ تصادم سے گریز پر مبنی ہے۔ مثال کے طور پر مشرق میں واقع وادی فرغانہ کے علاقے میں اگر حکومت اسلامی سرگرمیوں کو محدود کرنے کی کوشش کرے تو اسے ممکنہ طور پر شدید خطرات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

قازقستان: اقتصادی صورتِ حال بہتر ہو رہی ہے۔

قازقستان اپنے ترقی یافتہ اقتصادی ڈھانچے اور مستحکم پیداواری صلاحیّت کی بنا پر نہایت تیزی سے ایک جدید زراعتی اور صنعتی ملک کی شکل اختیار کرتا جا رہا ہے۔ یہاں توانائی کے شعبہ میں سرمایہ کاری کے لیے بڑے وسیع مواقع پائے جاتے ہیں جس کی عالمی بینک نے بھی بھرپور تعریف و توصیف کی ہے۔

قازقستان میں معدنی پیداوار کے ۱۶۰ کمپلکس موجود ہیں جن سے ۲٫۱ بلین ٹن تیل، ۰٫۷ بلین ٹن منجمند اور ۱٫۷ ٹرلین کیوبک میٹر قدرتی گیس حاصل ہوتی ہے۔ بحیرہ قزوین کے سیکٹرز میں قازقستان ۴٫۵ بلین ٹن تیل ۱٫۶ بلین ٹن منجمند اور ۵٫۹ ٹرلین کیوبک میٹر قدرتی گیس حاصل کر رہا ہے۔

قازقستان کی خواہش ہے کہ بیرونی سرمایہ کار ملک میں سرمایہ کاری کریں۔ اس سلسلہ میں تیل اور گیس نکالنے کے شعبہ میں بالترتیب ۳۲٫۳ اور ۸٫۲ بلین امریکی ڈالرز کی سرمایہ کاری درکار ہے۔ قازقستان میں ایسے تعلیم یافتہ افراد کی کافی تعداد موجود ہے جو ملک کی معاشی ترقی میں کردار ادا کر سکتے ہیں۔ مقامی تکنیکی ماہرین بڑی تیزی سے مغربی ٹیکنالوجی سے واقفیت حاصل کر رہے ہیں۔

قازقستان کے "تنگیز" آئل فیلڈ اور امریکہ کے شیوروں کارپوریشن کے درمیان جو معاہدہ طے پایا ہے، اِس کے نتیجہ میں سن ۲۰۰۰ء میں ۳۰ ملین ٹن تیل کی پیداوار حاصل ہونے کی توقع ہے۔ مارچ ۹۵ء میں "قازق گیس" نے اٹلی کی اڈجپ آئل کمپنی (Adgip Oil Company)، برطانیہ کی "برٹش گیس" اور روس کی "گیس پروم" کے ساتھ ایک معاہدہ کیا جس کی رُو سے مذکورہ کمپنیوں کے ساتھ مل کر قازقستان کے "کراچاگانک آئل فیلڈ" کو ترقی دی جائے گی۔ قازقستان کا یہ آئل فیلڈ علم ارضیات کی رُو سے ایک انتہائی پیچیدہ علاقے میں واقع ہے۔ یہاں بیک وقت کوئلہ، گیس اور تیل کے وسیع ذخائر